AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

خواجہ محمد معصومؒ: حالات، فکری پس منظر اور تصنیفی خدمات کا تحقیقی جائزہ

Khwaja Muhammad Maʿsūm (RA): A Research Analysis of His Life, Intellectual Background, and Literary Contributions

Muhammad Adnan
Visiting lecturer Government College University Faisalabad

Abstract

Khwaja Muhammad Maʿsūm (RA), the distinguished successor of Mujaddid Alf Thani (RA), was a pivotal figure in the revival of Islamic thought in the Indian subcontinent. He lived through the reigns of Mughal emperors Jahangir, Shah Jahan, and Aurangzeb, playing a significant role in countering religious deviations and re-establishing orthodox Islamic teachings. His intellectual and literary contributions were aimed at purifying Sufism from un-Islamic innovations while emphasizing adherence to the Qur'an and Sunnah. His epistles and treatises provide profound insights into Islamic jurisprudence, spirituality, and the reformative role of the Naqshbandi order. This research examines his biographical details, historical and intellectual milieu, and the major themes in his writings. It explores his opposition to Akbar's religious policies, his role in the religious reformation of his time, and his influence on subsequent generations of scholars and Sufi practitioners. By critically analyzing his works, the study highlights his contribution to the scholarly and spiritual traditions of Islam and his enduring legacy in the field of Islamic revivalism and literature.

Keywords: *Khwaja Muhammad Maʿsūm, Naqshbandi Sufism, Islamic Reform, Mughal India, Literary Contributions*

تعارف موضوع

خواجہ محمد معصومؒ برصغیر کے جلیل القدر صوفی بزرگ اور حضرت مجدد الف ثانیؒ کے جانشین تھے۔ آپ نے اسلامی عقائد و اعمال کی اصلاح اور تصوف کو بدعات سے پاک کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ آپ کا زمانہ مغل بادشاہوں جہانگیر، شاہجہان اور اورنگزیب کے عہد پر محیط تھا، جس میں اسلامی تعلیمات کو درپیش چیلنجز کا مقابلہ کرنا ایک بڑا علمی اور روحانی فریضہ تھا۔ آپ کی علمی و فکری کاوشیں آپ کے مکاتیب اور تصانیف میں نمایاں ہیں، جو قرآن و سنت کی روشنی میں اصلاحی اصولوں پر مبنی ہیں۔ آپ نے اکبری دینِ الٰہی کے اثرات کا خاتمہ کیا اور اسلامی تعلیمات کی حفاظت و ترویج کی۔ آپ کے خطوط اور تصنیفات تصوف اور اسلامی فقہ میں گہرے فکری نکات پر مشتمل ہیں، جن میں اصلاحِ عقائد، اتباعِ سنت، اور اسلامی معاشرت کے اصولوں پر زور دیا گیا ہے۔ اس تحقیق میں خواجہ معصومؒ کی حیات، فکری پس منظر اور تصنیفی خدمات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے تاکہ ان کے علمی و روحانی ورثے کو بہتر انداز میں سمجھا جا سکے۔

مبحث اول: خواجہ محمد معصومؒ کے احوال و آثار

عہدِ معصومی کا پس منظر:

حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ نے جب ولی عہد بنے تو اس وقت سے لے کر تعداد میں ہر سال تین بادشاہ جہانگیر، شاہجہان اور نگزیب کا دور حکومت پایا۔ شہنشاہ اکبر کے پھیلائے ہوئے فتنے فوری طور پر ختم نہ ہونے والے تھے بلکہ اسی لیے اکبر کے بعد جہانگیر

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

کے عہد حکومت میں بھی حضرت مجدد الف ثانیؒ بذاتِ خود ان کے لئے مسلسل جدوجہد کرتے رہے تھے۔ جہانگیر نے اپنی تخت نشینی کے بعد دین الٰہی کے خلاف جو اقدامات کئے ہیں ان سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اس کا جھکاؤ دین اسلام کی طرف تھا۔[1]

مجدد الف ثانیؒ کے وصال کے بعد ان کے صاحبزادے خواجہ معصوم سرہندیؒ جب ولی عہد کے عہدے پر فائز ہوئے تب شہنشاہ جہانگیر حکومت کی باگ دوڑ سنبھالے ہوئے تھا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا شاہجہان تخت نشین ہوا۔ شاہجہان اسلام اور شعائر اسلام کی پاسداری کرتا تھا۔ اس نے تخت نشین ہونے کے بعد بدعات اور غیر شرعی امور کے خلاف عملی اقدامات کیے۔ اس نے ایک عہد اکبری اور عہد جہانگیری میں کیے جانے والے سجدہ تعظیمی کو ختم کیا۔[2] خواجہ معصومؒ خود اس دور کے مذہبی ماحول کی تصویر کشی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ قربِ قیامت اور تاریکیوں کا زمانہ ہے ایک دنیا ان کے گرداب میں غرق ہے اور غرق ہوتی جارہی ہے۔ کوئی جوان مرد ایسا ہونا چاہئے کہ جو اس طرح کے زمانے میں کسی سنت کو زندہ کرے اور کسی بدعت کو مٹائے۔[3]

آپؒ نے تادمِ واپسیں اکبر بادشاہ کے دین الٰہی اور غیر شرعی امور کا بڑی حد تک خاتمہ کیا اور اسلام اور شعائر اسلام کی پاسبانی و حفاظت کا حق ادا کیا ہے۔ عہدِ معصومی میں برصغیر پاک و ہند کے لوگ مختلف فرقوں میں بٹ چکے

تھے۔ ان میں سے بعض ایسے تھے جو مسلمان ہونے کا دعویٰ تو کرتے تھے لیکن ان کے عقائد و نظریات اور اعمال بالکل غیر اسلامی تھے۔ ان فرقوں میں نقطوی فرقہ، روشنیہ فرقہ، بے قید و بے نوا فرقہ، شیعہ فرقہ، ذکری فرقہ وغیرہ۔

عہدِ معصومی میں خام صوفیہ کے چند گروہ ایسے بھی تھے جو مسلمان ہونے کا دعویٰ تو کرتے تھے لیکن ان کے عقائد، ان کے اعمال، عادات واطوار غیر مسلموں سے بھی بدتر تھے یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی کی حتیٰ کہ نبی آخر الزمان ﷺ کے نبوت و رسالت کے حوالے سے ہرزہ سرائی کی۔ ان میں سے ایک طبقہ نے تو یہ دعویٰ کیا کہ روحانیت کے اعتبار سے سے نبی کریم ﷺ کو ان پر کوئی تصرف حاصل نہیں اور اس سے بھی زیادہ گمراہ کن یہ بات کہ خود نبی کریم ﷺ کے خرمن کمال کے خوشہ چیں ہیں۔[4] عہدِ معصومی میں گستاخان رسول ﷺ کی ایک بڑی جماعت موجود تھی جو صرف ظاہری طور پر مسلمان تھے لیکن عقائد و نظریات کے اعتبار سے غیر مسلموں سے بھی بدتر تھے۔ اس جماعت کی تعداد کے متعلق اشارہ کرتے ہوئے صاحب دبستان مذاہب لکھتے ہیں کہ "وہ ہندوستان میں کثیر تعداد میں تھے۔[5]

اس دور میں لوگ مکاشفات و منامات پر یقین رکھنے لگے تھے اور سنتؐ سے دوری اختیار کر رہے تھے آپ کے نزدیک یہ چیزیں معتبر نہیں تھی بلکہ اصل چیز اور اٹل حقیقت سنت رسول ﷺ ہی تھی۔ اس لیے آپ نے لوگوں کو اس کی طرف تلقین کی۔ آپؒ ایک مکتوب میں لکھتے ہیں کہ "چونکہ کشوف و منامات صحیح و صادق بشارات اور ان کے برعکس میں فرق کرنا دشوار ہے۔ اس لیے ان پر اعتماد

1۔ محمد صالح کنبوہ، شاہجہان نامہ، مترجم: ڈاکٹر ناظر حسین زیدی، لاہور: اردو بورڈ، 1971ء، ج1، ص28

2۔ ایضا، ج1، ص236

3۔ سرہندی، خواجہ محمد معصوم، مکتوباتِ معصومیہ، کراچی: سول اینڈ ملٹی پریس لمیٹڈ، س۔ن، دفتر اول، مکتوب:۲۲

4۔ محسن فانی، دبستان مذاہب، لکھنو: نولکشور، س۔ن، ص ۲۱۲

5۔ ایضا، ص ۲۱۳

نہیں رکھنا چاہیے اور ان کا بالکل اعتبار نہیں کرنا چاہیے کیونکہ معتدبہ کمال ان کے ساتھ وابستہ نہیں ہے۔ جو کچھ اعتماد کے لائق اور بلاشبہ نجات دینے والا ہے، وہ کتاب وسنت ہے۔ چاہیے کہ ہمت اس پر لگادیں تاکہ ایسا کرنے سے کتاب وسنت کے مقتضا پر عمل میسر آئے"۔[1]

اسی مکتوب میں آپ نے تلقین کی کہ "احکام شرعیہ کے بجالانے میں کمر ہمت چست رکھیں اور اچھائی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کو اپنا شیوہ بنالیں اور متروکہ سنتوں کے زندہ کرنے کو اہم امور میں سے جانیں اور جو وارد بھی پیش آئے اس کو چھپانے میں کوشش کریں اور واقعات ومنامات پر اعتماد نہ کریں۔[2]

احوال وآثار:

آپؒ کا اسمِ گرامی محمد معصوم ہے۔[3] کنیت ابوالخیرات اور خطاب عروۃالوثقیٰ ہے۔ آپ کا وطن سرہند ہے، آپ کے والدِ گرامی "احمد" المعروف حضرت مجدد الف ثانیؒ ہیں۔ آپ مذہباً حنفی ہیں۔ خواجہ محمد معصومؒ نسباً فاروقی ہیں۔ آپ کا سلسلۂ نسب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک ۳۳ واسطوں سے جاملتا ہے۔ آپ کا شجرہ نسب درج ذیل ہے:

۱۔ احمد، ۲۔ عبد الاحد، ۳۔ زین العابدین، ۴۔ عبدالحیٔ، ۵۔ محمد، ۶۔ محمد، ۷۔ حبیب اللہ، ۸۔ رفیع الدین، ۸۔ نصیرالدین، ۹۔ سلیمان، ۱۰۔ یوسف، ۱۱۔ اسحاق، ۱۲۔ عبداللہ، ۱۳۔ شعیب، ۱۴۔ احمد، ۱۵۔ یوسف، ۱۶۔ شہاب الدین علی فرخ شاہ، ۱۷۔ نورالدین، ۱۸۔ نصیر الدین، ۱۹۔ محمود، ۲۰۔ سلیمان، ۲۱۔ مسعود، ۲۲۔ عبداللہ واعظ اکبر، ۲۳۔ عبداللہ واعظ اصغر، ۲۴۔ ابوالفتح، ۲۵۔ اسحاق، ۲۶۔ ابراہیم، ۲۷۔ ناصر، ۲۸۔ عبداللہ، ۲۹۔ عمر، ۳۰۔ حفص، ۳۱۔ عاصم، ۳۲۔ عبداللہ، ۳۳۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم۔[4]

خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ ۱۱ شوال ۱۰۰۷ھ بمطابق ۷ مئی ۱۵۹۹ء بروز دوشنبہ سرہند (بستی حیدر) میں پیدا ہوئے۔ صاحب حضرات القدس لکھتے ہیں: آپ کی تاریخ ولادت ۱۰۰۹ھ ہے جبکہ خواجہ محمد ہاشم کشمی نے آپ کی تاریخ ولادت ۱۰۰۷ھ ہی بیان کی ہے اور یہی صحیح قول ہے۔[5]

بچپن ہی سے آپ کی عادات واطوار دیگر بچوں سے مختلف تھیں جب آپ کی عمر مبارک تین سال ہوئی تو آپ نے کلمہ طیبہ پڑھ کر بولنا شروع کیا۔ ڈاکٹر مسعود احمد جہانِ امام ربانی میں لکھتے ہیں: آپ نے تین سال کی عمر میں کلمۂ توحید پڑھ کر بولنے کا آغاز فرمایا۔[6] خواجہ محمد احسان مجددی لکھتے ہیں: خواجہ محمد معصومؒ نے ۷ سال کی عمر میں قرآنِ مجید مع تجوید و قرأت حفظ کر لیا تھا۔[7] خواجہ محمد صادق سے جو آپ کے برادر اکبر تھے آپ نے کچھ درسی کتب پڑھیں۔ آپ نے اکثر درسی کتب اپنے والدِ ماجد شیخ احمد المعروف مجدد الف ثانیؒ اور

1 ۔ مکتوبات معصومیہ، دفتر اول، مکتوب: ۱۷۷

2۔ مکتوبات معصومیہ، دفتر اول، مکتوب: ۱۷۷

3۔ ایضاً، دفتر اول مکتوب ۱

4۔ فاروقی، ابوالحسن زید، مقاماتِ خیر، دہلی: درگاہ حضرت شاہ ابوالخیر، ۱۳۹۲ھ، ص ۳۳

5 ۔ کشمی، خواجہ محمد ہاشم، زبدۃ المقامات، استنبول: مکتبہ ایشیق، ۱۳۹۷ھ، ص ۳۱۵

6۔ محمد مسعود احمد، ڈاکٹر، جہانِ امام ربانی، کراچی: امام ربانی فاؤنڈیشن، ۱۴۲۵ھ، ۴/ ۳۸۹

7۔ مجددی، خواجہ محمد احسان، روضۃ القیومیہ، لاہور: مکتبہ نبویہ، ۱۴۲۳ھ، ۲/ ۵۵

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

مولانا شیخ محمد طاہر لاہوریؒ سے پڑھیں۔ آپ نے ۱۶ سال کی عمر میں علومِ نقلیہ و عقلیہ سے سندِ فراغت حاصل کی خواجہ محمد ہاشم کشمی لکھتے ہیں: آپ کے والد ماجد کی توجہ کا اثر یہ تھا کہ آپ اپنے بڑے بھائیوں کی طرح ۱۶ سال کی عمر میں درسی کتب کی تعلیم سے فارغ ہو گئے۔[1] جبکہ روضۃ القیومیہ کے مصنف لکھتے ہیں: آپ نے معقول و منقول کی تمام کتب خود تحقیق و تدقیق سے پڑھیں اور ۱۱ سال کی عمر میں تمام علومِ ظاہریہ فراغت حاصل کی۔[2] لیکن اصح قول صاحب حضرات القدس کا ہے۔

آپؒ علومِ ظاہریہ کی تحصیل کے بعد تحصیلِ حال میں مشغول ہوگئے۔ آپؒ نے طریقہ نقشبندیہ کی تربیت اپنے والدِ گرامی سے حاصل کی۔ اور آپ کو آپ کے والدِ گرامی نے مقاماتِ عالیہ قیومیہ کی خوشخبری دی۔[3]

خواجہ محمد معصومؒ کو آپ ﷺ کے ساتھ متعدد طرق سے نسبت حاصل ہے۔ سلسلہ نقشبندیہ، سلسلہ قادریہ، سلسلہ چشتیہ اور سلسلہ سہروردیہ کے حوالوں سے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نسبت حاصل ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

آپؒ کو سلسلہ نقشبندیہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس طرح نسبت حاصل ہے: رسول اللہ ﷺ، ۱۔ ابو بکر صدیق، ۲۔ سلمان فارسی، ۳۔ قاسم، ۴۔ جعفر صادق، ۵۔ بایزید، ۶۔ ابو الحسن، ۷۔ ابو علی، ۸۔ ابو یوسف، ۹۔ عبد الخالق ۱۰۔ محمد عارف، ۱۱۔ محمود، ۱۲۔ عزیزان علی، ۱۳۔ محمد باباسماسی، ۱۴۔ امیر کلال، ۱۵۔ بہاء الدین، ۱۶۔ یعقوب، ۱۷۔ عبید اللہ، ۱۸۔ محمد زاہد ۱۹۔ درویش محمد، ۲۰۔ محمد المکنگی، ۲۱۔ محمد باقی باللہ، ۲۲۔ احمد، ۲۳۔ محمد معصوم رضی اللہ عنہم اجمعین۔4

سلسلہ قادریہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضور ﷺ کے ساتھ درج ذیل نسبت حاصل ہے:

حضرت محمد ﷺ، ۱۔ علی المرتضی، ۲۔ امام حسن، ۳۔ حسن مثنیٰ، ۴۔ عبد اللہ المحض، ۵۔ شاہ موسیٰ، ۶۔ عبد اللہ المورث، ۷۔ موسیٰ ثانی، ۸۔ داؤد، ۹۔ مورث، ۱۰۔ یحییٰ زاہد، ۱۱۔ عبد اللہ جیلی، ۱۲۔ موسیٰ جنگی دوست، ۱۳۔ ابو صالح، ۱۴۔ عبد القادر جیلانی، ۱۵۔ عبدا لرزاق، ۱۶۔ شرف الدین، ۱۷۔ عبد الوہاب، ۱۸۔ بہاء الدین، ۱۹۔ عقیل، ۲۰ شمس الدین، ۲۱، گدا رحمٰن، ۲۲۔ فضیل، ۲۳۔ کمال، ۲۴۔ سکندر، ۲۵۔ احمد، ۲۶۔ محمد معصوم رضی اللہ عنہم اجمعین[5]

سلسلہ سہروردیہ میں آپ ﷺ کے ساتھ آپؒ کی نسبت درج ذیل ہے:

حضرت محمد ﷺ، ۱۔ حضرت علی المرتضی، ۲۔ حسن بصری، ۳۔ حبیب عجمی، ۴۔ داؤد طائی، ۵۔ معروف کرخی، ۶۔ سری سقطی، ۷۔ جنید بغدادی، ۸۔ ممشاد، ۹۔ ابو اسحاق، ۱۰۔ ابو احمد دینوری، ۱۱۔ ابو محمد، ۱۲۔ ضیاء الدین، ۱۳۔ شہاب الدین، ۱۴۔ بہاؤ الدین زکریا، ۱۵۔ صدر الدین، ۱۶۔ رکن الدین، ۱۷۔ جلال الدین، ۱۸۔ اجمل بہرایچی، ۱۹۔ بڈھن بہرایچی، ۲۰۔ محمد بن قاسم، ۲۱۔ عبد القدوس، ۲۲۔ رکن الدین، ۲۳۔ عبد الاحد، ۲۴۔ احمد، ۲۵۔ محمد معصوم رضی اللہ عنہم اجمعین۔

1۔ سرہندی، شیخ بدر الدین، حضرات القدس، لاہور: مکتبہ محکمہ اوقاف، ۱۹۷۱ء، ص۳۱۷

2۔ روضۃ القیومیہ، ۲/۵۵

3۔ زبدۃ المقامات، ص۳۱۷

4۔ حضرات القدس، ۲/۳۱-۳۰

5۔ حضرات القدس، ۲/۳۰-۲۹

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

خواجہ محمد معصومؒ کے ہاتھ پر ویسے تو بہت سارے لوگوں نے بیعت کی لیکن آپ کے چند ایک مشہور خلفاء کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

محمد حنیف، خواجہ محمد صدیق پشاوری، خواجہ محمد صادق، مولانا شریف کابلی، شیخ ابو المظفر برہان پوری، خواجہ حسین عاشق، شیخ حبیب اللہ بخاری، شیخ محمد نعمان، شیخ محمد مراد شامی، حضرت شیخ مصطفی، خواجہ کابلی یعقوبی، حافظ محسن سیالکوٹی، حافظ نور محمدؒ، حاجی عاشور، شیخ نجم الدین، شیخ انور نور سرائی لاہوری، صوفی پائیدہ طلاء، میر زاہد کابلی، شیخ ابو بکر، شیخ محمد یوسف، پیر زادہ ملتانی، شیخ عبد اللہ قہوچی، حافظ صادق، شیخ عطاء اللہ سورتی، خواجہ کلاں سمر قندی، صوفی عبد الرحمن، خواجہ یوسف ترکستانی، شیخ علی یمنی، خواجہ محمد کاشف کاشغری، میر شرف الدین حسین، میر مفاخر حسین، میر مظفر حسین، میر جلال الدین حسین، خلیفہ محمد ابراہیم، شیخ حسن علی، شیخ حامد، مولانا جلال الدین، حاجی عارف، خواجہ احمد بخاری، خواجہ محمد صادق بخاری، خواجہ محمد شریف بخاری، یار محمد، مولانا محمد امین بخاری، شیخ عمر و شافعی یمنی، خواجہ محمد حسین کابلی، صوفی سعد اللہ، صوفی عبد اللہ مغربی، اخون قاسم خراسانی، شاہ محمد پٹنی، رفعت بیگ، مولانا عارف، شیخ محمد شریف کابلی، صوفی نور محمد، میرک عبد اللہ، محمد سالم کابلی، مولانا عبد الرزاق، اخون ابو الفیض کابلی، شیخ مصطفی، حاجی مصطفی جلال آبادی، محمد سعید سہارنپوری، جان محمد ورکسی، میر اسحاق، محمد شاکر، مولانا محمد امین بدخشی، خواجہ عبد اللہ کلابی، ملا مشتاق، غلام محمد افغان، عبد الرحمن بخاری، حاجی مصطفی بنگالی، اخون قاسم روپڑی، خواجہ محمد برق، محمد سعید سارنگ پوری، اخون فاضل کابلی، اخون عبد الحق سجاول، صوفی تیمور بیگ کلابی، شہریار بیگ بلخی، امام الدین سبحانی، خواجہ مکی، حافظ اسحاق، میر عثمان کولابی، میر عزیز، میر عمر دوست بیگ، شیخ عبد الخالق، خواجہ قاسم پٹنی، خواجہ عبد اللطیف، خواجہ بقا، حاجی باقی، شیخ بایزید، شیخ عبد المؤمن، شیخ مقصود، شیخ عبد الکریم کابلی، شیخ بہاؤالدین، فتح فقیر بنگالی، شیخ عبد النبی، شیخ محمد مراد لاہوری، شیخ امان اللہ، شیخ محمد صدیق، شیخ مصطفی، اخون صالح کابلی، شیخ عبد الحکیم، حافظ محمد امین، شیخ عبد الرحمن گجراتی، اخون فیض محمد فتح آبادی، صوفی عبد الرحمن ترمذی، محمد صادق کابلی، میر ابو الفتح اکبر، شیخ بدیع الدین، شیخ فضل اللہ، شیخ محمد یوسف، شیخ عبد اللطیف، شیخ عبد الاحد، شیخ عبد الواحد، حاجی اللہ بخش، شیخ جلیل، میر محمد زمان، شیخ ابو المظفر، اخون رحمۃ اللہ، میر موسی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین وغیر ھم۔[1]

حضرت خواجہ محمد معصومؒ سولہ سال کی عمر میں تحصیل علم سے فارغ ہو گئے تھے۔ زمانہ طالب علمی سے ہی آپ مختلف اوقات میں درس و تدریس اور تعلیم و تربیت کا سلسلہ جاری تھا۔ لیکن جب آپ حج سے واپس تشریف لائے تو علِم تفسیر، علِم حدیث، علِم فقہ اور اصول فقہ کی کتب آپؒ بڑے شوق سے پڑھایا کرتے تھے۔ آپ نے طلباء کو نہ صرف کتابی تعلیم دی بلکہ ان کی تربیت پر بھی خاص توجہ فرمایا کرتے تھے۔ جیسا کہ صاحب حضرات القدس لکھتے ہیں: حج سے وطن واپس پہنچ کر اکثر تفسیرِ بیضاوی، مشکوۃ شریف، ہدایہ عضدی، اور تلویح پڑھاتے تھے۔ طلباء کی حال پرسی اور ان کی منازل سلوک کی ترقی اور مدارجِ قصوی کے وصول میں مصروف رہتے تھے۔[2]

1۔ مکتوباتِ معصومیہ، مقدمہ، دفتر اول، ص ۵۲-۵۱

2۔ حضرات القدس، ۲/ ۳۱۷

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

حضرت خواجہ محمد معصومؒ نے عوام الناس کے ساتھ ساتھ وقت کے بادشاہوں کی بھی تربیت فرمائی۔ خاص طور پر اورنگزیب عالمگیر کی تربیت بھی فرمائی۔ آپ نے جہاں بالمشافہ اس کو اپنی نگارشات سے نوازا وہیں اس کے نام خطوط بھی تحریر فرمائے اور ان خطوط میں مختلف موضوعات پر بحث کرتے ہوئے سلطان وقت کی رہنمائی فرمائی۔ اپنے ایک مکتوب میں دنیا کی بے ثباتی کا ذکر کرتے ہوئے آپ اورنگزیب عالمگیر کو لکھتے ہیں "حق جل وعلا کے ماسوا ہر چیز فانی اور لا شیء محض ہے۔ ایک باطل ہے جو حق نما ہے اور ایک عدم ہے جو وجود جیسا ہے۔ اس ماسوائے حق کی ذات عدم ہے۔ جو کہ ہر شر و نقص کا ٹھکانہ ہے۔ اس میں صفاتِ کمال کا وجود اور اس کے توابع مرتبہ وجوب سے مستعار ہیں۔ اور اس حق تعالیٰ کے کمالات کا پرتو ہیں۔ پس خیر و کمال سب کا سب اس کی طرف لوٹنے والا ہے۔ اور شر نقص تمام کا تمام ممکن کی طرف رجوع کرنے والا ہے۔ آیت کریمہ: **" مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللهِ وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ "**1 (جو بھی بھلائی تجھے پہنچتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جو برائی تمہیں پہنچتی ہے وہ تیری طرف سے ہے۔) اس معنی کی تائید کرتی ہے۔ "2

حضرت خواجہ محمد معصومؒ نے بادشاہ کی روحانی تربیت کے لئے لیے قلب اور روح کے باہمی تعلق کو تفصیل سے بیان کیا ہے چنانچہ آپؒ فرماتے ہیں: عالمِ امر کے پانچوں لطائف آپس میں ہمسایہ وہم نشین ہونے کا حکم رکھتے ہیں۔ ان میں سے بعض سے زیادہ لطیف ہیں اور جو لطیفہ کے زیادہ لطیف ہے وہ عالم الغیب سے زیادہ نزدیک ہے اور حضرت وہاب یعنی اللہ تعالیٰ سے کوئی وضاحت کرنے میں سبقت رکھتا ہے جب ان لطائف میں سے کوئی لطیفہ پر انعام الٰہی وارد ہوتا ہے تو دوسرا لطیفہ جو کہ اس کے قریب ہے اس سے واقف ہو کر اس نعمت پر رشک کرتا ہے اور اس طلب میں کوشش کرتا ہے اور شوق اس کو لاحق ہو جاتا ہے اگر ان لطائف میں کسی لطیفے پر کوئی غرض نہیں ہوتی تو تمام لطائف کافل رہتے ہیں ہیں اور طلب کی راہ بند ہو جاتی ہے بس دل کا رونا روح کی یافت پر دلیل ہے اس لیے کہ دل اور روح کو ایک دوسرے کے ساتھ ہمسائیگی اور اختصار کی نسبت حاصل ہے اور ایک کی یاد سے سے دوسرا ذرا واقف ہے اس نعمت کے ناپاک ہونے کے باعث اس طرح ہوتا ہے اور اس کی طلب میں دوڑتا ہے۔ 3

اسی مکتوب میں ایک اور مقام پر آپؒ نے جہاد میں بعض مشکلات کی وجہ سے عملی طور پر شامل نہ ہونے پر افسوس کا اظہار فرمایا ہے آپؒ لکھتے ہیں کہ افسوس کے یہ ناکارہ اس قسم کی خوشگوار نعمت سے سے باعتبار ظاہر محروم ہے اور بعض مشکلات اور رکاوٹوں کی وجہ سے اس جہاد میں شریک نہیں ہو سکا کہ آپ جہاد کو فقراء کی عبادت و ریاضت پر ترجیح دیتے ہوئے اورنگزیب عالمگیر کو لکھتے ہیں کہ اگر گوشہ نشین فقرا سالہا سال تک ریاضت کریں اور مجھے تو بھی اس عمل کی گرد کو نہ پہنچ سکی۔ جہانگیر کے انتقال کے بعد اس کے بیٹے شاہ جہان نے حکومت سنبھالی تو شاہ جہان نے حضرت خواجہ محمد معصومؒ سے تجدید بیعت کی اور اپنے والد کے زمانے میں جو برائیاں رہ گئی تھی انہیں ختم کر دیا۔ روضۃ القیومیہ میں ہے کہ جہانگیر کے بعد اس کا بیٹا شاہ جہان تخت نشین ہوا اور دوبارہ حضرت خواجہ محمد معصومؒ سے بیعت ہو کر وہ بدعات جو شہنشاہ جہانگیر کے زمانے میں رہ گئی تھیں ان کو ختم کر دیا۔ اسی طرح شاہ جہان جب فوت ہوا تو اس کے انتقال

1 ۔ سورہ نساء:۷۹

2 ۔ مکتوبات معصومیہ، دفتر سوم، مکتوب:۲۲۷

3 ۔ ایضاً، دفتر سوم، مکتوب:۲۲۱

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

کے بعد اورنگزیب عالمگیر اور آپ کی بہن کے علاوہ خاندان مغلیہ کے دیگر افراد بھی حضرت خواجہ محمد معصومؒ سے بیعت ہوئے۔[1]
اورنگزیب عالمگیر کو نقشبندی کے سلسلے کے ساتھ ساتھ قلبی عقیدت تھی وہ نقشبندی مشائخ کے ساتھ بڑی محبت وعقیدت رکھتا تھا حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے ساتھ آپ کے تعلقات بہت گہرے تھے اور یہ تعلقات اورنگزیب عالمگیر کے تخت نشین ہونے سے پہلے کے ہیں۔ اورنگزیب عالمگیر کی حضرت خواجہ محمد معصومؒ سے عقیدت کا یہ عالم تھا کہ تخت نشین ہونے سے پہلے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کی کہ آپ خود مجھے تخت پر بیٹھائیں۔ چنانچہ آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے تخت پر بٹھا دیا۔[2]
حضرت خواجہ محمد معصومؒ آپ بھی اورنگزیب عالمگیر کے ساتھ بہت محبت فرمایا کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ مکتوباتِ معصومیہ میں بہت سے مکتوبات اورنگزیب عالمگیر کے نام ہیں جن سے حضرت خواجہ محمد معصومؒ اور اورنگ زیب عالمگیر کے باہمی تعلقات کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔
آپ کو عرصہ دراز سے وجع المفاصل کی تکلیف تھی اسی تکلیف کی وجہ سے آپ کا وصال دوپہر کے وقت بروز شنبہ نو ربیع الاول ۱۰۷۹ء کو ہوا۔[3] آپ کی نماز جنازہ آپ کے صاحبزادے شیخ عبید اللہ نے پڑھائی۔ جواہر معصومیہ میں ہے: "قصرِ معصومی سے شمال کی طرف نماز جنازہ ادا ہوئی اور قصرِ معصومی سے جنوب کی طرف آپ کو دفن کر دیا گیا۔[4] حضرت مروج الشریعت نے آپ کی نماز جنازہ کی امامت کروائی۔[5]

حضرت خواجہ معصومؒ کے احوال و آثار اور ان کے عہد کا پس منظر سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت مجددؒ کے بعد بھی ان فتنوں کا غلبہ تھا اگرچہ آپؒ نے تاحیات ان فتنوں کے قلع قمع کرنے میں گزار دی۔ لیکن آپؒ کے بعد بھی ان فتنوں نے اس تیزی سے تو سر نہ اٹھایا لیکن پھر بھی بعد میں آنے والے چند حکمرانوں کے عہد میں باطل عقائد و نظریات، بدعات پھر سے معاشرے رائج ہوتی گئیں۔ اسی لیے خواجہ معصومؒ نے ان پنپتے ہوئے فتنوں کی روک تھام اور حکمرانوں، وزراء، صوفیہ اور عوام الناس کی اصلاح کی خاطر والدِ گرامی قدر کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی تمام زندگی صرف کی۔

مبحث دوم: خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفی خدمات

صوفیہ کرام جہاں عوام الناس کی روحانی تربیت کرتے رہے وہیں ساتھ ساتھ لوگوں کی اصلاح کی خاطر کتب بھی لکھیں۔ دیگر صوفیہ کرام کی طرح حضرت خواجہ محمد معصومؒ نے تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ مکتوباتِ معصومیہ کے علاوہ کئی دیگر کتب آپؒ نے تحریر کیں جن سے آج بھی خواص و عوام استفادہ کرتے ہیں۔ آپؒ کی تصنیفات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

أ. بیاض حضرت خواجہ محمد معصومؒ:

1۔ جواہرِ معصومیہ، ص۲۲

2۔ روضۃ القیومہ، ۲/۲۱۳

3۔ مکتوبات معصومیہ، مقدمہ، دفتر اول، ص۱۸

4۔ خواجہ احمد حسین خان امروہی، جواہر معصومیہ، لاہور: ملک فضل الدین تاجر کتب، س۔ن، ص۴۱

5۔ روضۃ القیومیہ، ۲/۲۷۵

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

یہ کتاب حضرت مجدد الف ثانیؒ اور حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے اسرار و مکاشفات پر مشتمل ہے۔ خواجہ محمد ہاشم کشمی نے زبدۃ المقامات، خواجہ صفر احمد معصومی نے مقاماتِ معصومی اور مولانا بدر الدین سرہندیؒ نے حضرات القدس میں بھی اس بیاض کا ذکر کیا ہے۔

خواجہ محمد ہاشم کشمی زبدۃ المقامات میں لکھتے ہیں:

این مخدوم زاده (خواجہ محمد معصوم) را غایت اطلاع است بر اسرار و معارف پدر بزرگوار خود چہ آن معارف کہ داخل مکتوبات گردید و چہ غیر آن از اسرار خاصہ کہ در خلوات از زبان مبارک آنحضرت شنوده اند و بعضی را از انہا در بیاضۂ خاصۂ خود تسوید فرموده، چوں بایں پنده نظر عنایتی دا شنید و محرم می دانستند باکثر آنہا اطلاع بخشید ه بودند بہ نقل بعض اجازت فرموده"[1]

اس مخدوم زادہ کو اپنے والد بزرگوار کے اسرار و معارف پر حد درجہ اطلاع حاصل ہے وہ اسرار جو مکتوبات میں درج ہیں وہ کیا ہیں اور ان کے علاوہ اور کون سے اسرار و معارف ہیں جو کہ خلوت میں آپ کی زبان سے نکلے۔ ان میں سے بعض اسرار آپ کی ڈائری میں لکھے ہوئے ہیں، اور جب مجھ پر ان کی خاص عنایت تھی اور میں ان کا محرمِ راز تھا تو بعض اسرار آپ نے اس وقت مجھے ارشاد فرمائے اور بعض کو نقل کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

ب. مکاشفاتِ غیبیہ:

یہ رسالہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مکاشفات پر مشتمل ہے۔ اس رسالہ میں خواجہ محمد معصومؒ نے حضرت مجدد الف ثانیؒ کے ان اسرار و مکاشفات کو جمع کیا ہے جو حضرت مجدد الف ثانیؒ نے مختلف اوراق پر تحریر فرمائے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ رسالہ خواجہ محمد ہاشم کشمی نے ترتیب دیا ہے۔ لیکن یہ بات درست نہیں۔[2] کیونکہ خواجہ محمد معصومؒ نے خود اس بات کی وضاحت فرمائی ہے کہ میں نے یہ رسالہ اپنے والد گرامی کی وصیت پر اپنے والد صاحب کی تعزیت کے ایام میں اپنے والدِ گرامی کے روضہ مبارک میں بیٹھ کر سرانجام دیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

" در مرضِ آخر این ذره حقیر را وصیت بنوشتن بعض ازیں اسرار کہ قابل اظہار بودند نمودند چنانچہ این فقیر بہ مقتضائے وصیت در ایامِ عزای آن حضرت بحسب فہم قاصر خویش با چشم گریان و دل ریش مواجہ روضہ منوره نشتہ آن دربای ناسفتہ را در سلک نظم کشیده و داخل مکتوبات

1۔ زبدۃ المقامات، ص۳۱۸

2۔ ملا محمد شاکر، حسنات الحرمین (فارسی)، ڈیرہ اسماعیل خاں: مکتبہ سراجیہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ، ۱۴۰۲ھ، ص۱۹، ۲۰

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

قدسی آیات آں حضرت گردانید چنانچہ ختم مکتوبات جلد ثالث بہماں مرقامات مقرر گشت"[1]

آخری مرض میں اس ذرۂ حقیر کو ان اسرار میں سے بعض ان اسرار کو جو کہ اظہار کے قابل تھے لکھنے کی وصیت فرمائی۔ چنانچہ اس فقیر نے وصیت کے مطابق حضرت عالی قدس سرہ کے ایامِ غم میں اپنی فہمِ قاصر کے مطابق روتی ہوئی آنکھوں اور زخمی دل کے ساتھ روضہ منورہ کے سامنے ان ناسفتہ (بغیر پروئے ہوئے) موتیوں کو نظم (ترتیب) کی لڑی میں پرویا اور حضرت عالی قدس سرہ کے مکتوبات قدسی آیات میں شامل کیا۔ چنانچہ جلد ثالث کے مکتوبات کا ختم انہیں مرقامات کے ساتھ مقرر ہوا۔

ج۔ اذکارِ معصومیہ:

یہ خواجہ محمد معصومؒ کا ایک رسالہ ہے جس کا موضوع ذکر و اذکار ہے اور اس میں احادیث کی معتبر کتب سے احادیث ذکر کی گئی ہیں۔ اس میں اذکار جمع کیے گئے ہیں۔ اس رسالہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے خواجہ محمد معصومؒ اس رسالہ کے شروع میں خود لکھتے ہیں:

"اما بعد ایں رسالہ مشتمل بر مقدمہ و شش فصل است بدانکہ احادیثی کہ دریں رسالہ آوردہ است بعد تتبع بلیغ از کتب معتبرہ احادیث بر آوردہ است مثل جامع الاصول و مشکوۃ و حصن حصین و غایۃ العمال و ترغیب ترھیب و جمع الجوامع دریں احادیث سخن کردہ اند"[2]

اما بعد! یہ رسالہ ایک مقدمہ اور چھ فصلوں پر مشتمل ہے۔ جان لو کہ اس رسالہ میں جو احادیث بیان کی گئی ہیں وہ احادیث کی کتب معتبرہ سے تحقیق کے بعد نقل کی گئی ہیں۔ معتبر کتب حدیث جیسے: جامع الاصول، مشکوٰۃ، حصن حصین، غایۃ العمال، ترغیب وترہیب اور جمع الجوامع۔ ان احادیث میں کلام بھی کیا گیا ہے۔

گویا کہ یہ کتب اس رسالہ کے مصادر ہیں جن سے استفادہ کرتے ہوئے خواجہ صاحب نے یہ رسالہ لکھا ہے۔ خواجہ محمد معصومؒ نے مکتوباتِ معصومیہ میں سے بعض مکتوبات میں بھی اس رسالے کا ذکر فرمایا ہے چنانچہ آپ اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:

"فقیر از کتب معتبرہ احادیث تتبع بلیغ نمودہ اوراد و وظائف پیغمبر ﷺ را جمع نمودہ است لیکن ہنوز مسودات بہ بیاض نہ

---

1 ۔ مکتوباتِ معصومیہ، دفتر اول، مکتوب:۱۹۳

2۔ سرہندی، خواجہ محمد معصوم، اذکار معصومیہ، لاہور: مکتبہ حکیم سیفی، س۔ن، ص ا

رسید است سالہا ست کہ مسودات افتادہ است توفیق بہ بیاض آں نمی باید اگر میسر پارہ ازاں نوشتہ فرستد"[1]

فقیر نے معتبر کتب حدیث سے خوب تحقیق کر کے رسول اللہ ﷺ کے اوراد و وظائف کو جمع کیا ہے۔ لیکن ابھی تک اس کے مسودات صاف نہیں لکھے گئے۔ یہ مسودات کئی سال سے یونہی پڑے ہیں ان کو صاف کرنے کی بھی تک توفیق نہیں ہوئی۔ اگر ممکن ہوا تو اس کا کچھ حصہ لکھ کر ارسال کروں گا۔ یہ رسالہ ۱۳۸۴ء میں لاہور سے حکیم عبد المجید سیفی نے شائع کیا۔

د. رسالہ اذکار یومی ولیلی:

اذکارِ معصومیہ کی طرح خواجہ صاحب کا یہ رسالہ بھی ذکر و اذکار پر مشتمل ہے لیکن اذکارِ معصومیہ میں خواجہ صاحب نے اذکار و وظائف کو مختصراً ذکر کیا ہے اور رسالہ اذکار یومی ولیلی میں تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اس رسالہ میں آپ نے درود شریف کی فضیلت اور ادعیہ ماثورہ کو فارسی ترجمہ کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسالہ اذکارِ معصومیہ سے پہلے کا لکھا ہوا ہے کیونکہ رسالہ اذکارِ معصومیہ کے دیباچہ میں آپ نے اس رسالہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"مجموعہ دیگر ازیں رسالہ مفصل و مطول ست، فضائل اعمال و اذکار را بہ تفصیل نوشتہ، اگر شوق باشد بآں رجوع نمایند"[2]

اس رسالہ کے علاوہ ایک اور رسالہ ہے جو کہ مفصل و مطول ہے۔ اس میں اعمال و اذکار کے فضائل کو تفصیل کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ اگر شوق اجازت دے تو اس کی طرف بھی رجوع کیجیے گا۔

اسی طرح خواجہ محمد معصومؒ نے اس اپنے مکتوب میں بھی اس رسالہ کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

"فقیرہم ایں دعا ہا در رسالہ از کتب احادیث جمع کردہ است اگر ازاں جایادبگیر ند گنجائش دارد"[3]

فقیر نے بھی کتب حدیث سے دعاؤں کو ایک رسالہ میں جمع کیا ہے۔ اگر گنجائش ہو تو وہاں سے ان دعاؤں کو یاد کر لیں۔

ہ. رسالہ در آداب صوفیہ:

1 ۔ مکتوباتِ معصومیہ، دفتر اول، مکتوب:۱۴

2 ۔ اذکارِ معصومیہ، ص ۱

3۔ مکتوبات معصومیہ، دفتر دوم، مکتوب:۱۵۴

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

خواجہ محمد معصومؒ کا یہ رسالہ صوفیہ کے آداب پر مشتمل ہے خواجہ صاحب کا یہ رسالہ در حقیقت مجدد الف ثانیؒ کی تقلید میں لکھا گیا ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے حضرت مجدد الف ثانیؒ نے اسی موضوع پر ایک رسالہ لکھا تھا۔مکتوباتِ معصومیہ میں بھی اس رسالہ کا ذکر ملتا ہے خواجہ صاحب مکتوباتِ معصومیہ ،دفتر دوم میں لکھتے ہیں:

"بخاطر ہست کہ بعض آدابِ ایں طائفہ علیہ در کاغذ علیحدہ ثبت نماید حضرت ایشاں ما قدس اللہ سبحانہ بسرہ الاقدس در ایں باب رسالہ نوشتہ اند گر باہم برسد آن را مطالعہ نمایند"[1]

ارادہ ہے کہ اس بزرگ گروہ کے بعض آداب علیحدہ کاغذ پر لکھوں ہمارے حضرتِ عالی قدس اللہ سبحانہ نے اس بارے میں ایک رسالہ تحریر فرمایا ہے۔ اگر مل جائے تو اس کا مطالعہ فرمائیں۔

۹. رسالہ در اصطلاحات نقشبندیہ:

خواجہ صاحبؒ کا یہ رسالہ سلسلہ نقشبندیہ میں استعمال ہونے والی اصطلاحات کی وضاحت پر مشتمل ہے۔خواجہ محمد معصومؒ اس رسالہ کا تعارف کرواتے ہوئے اپنے ایک مکتوب میں ارشاد فرماتے ہیں:

"رسالہ ایست کہ ایں فقیر در شرح بعضے کلمات کہ در طریقہ ما زبان زد و دائراند بالتماس بعضے یاران نوشتہ است نقل آں را فرستادہ است مطالعہ خواہند کرد"[2]

یہ رسالہ فقیر نے بعض دوستوں کی فرمائش پر بعض ان کلمات کی شرح پر لکھا ہے جو ہمارے طریقہ (نقشبندیہ) میں زبان زد عام ہیں۔اس رسالہ کی نقل آپ کو بھیجی گئی ہے اس کا مطالعہ کیجیے گا۔

خلاصہ بحث

خواجہ محمد معصومؒ کی علمی و فکری کاوشیں برصغیر میں اسلامی تعلیمات کے تحفظ اور فروغ کے لیے سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ آپؒ نے نہ صرف اسلامی عقائد کو مسخ ہونے سے بچایا بلکہ تصوف کو کتاب و سنت کے تابع رکھنے کی کوشش کی۔ آپ کی تصانیف اور مکاتیب نے علمی و روحانی ترقی کی راہیں ہموار کیں اور بعد کے صوفیا اور علما پر گہرے اثرات مرتب کیے۔اس تحقیق سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کی اصلاحی و فکری خدمات آج بھی اسلامی تعلیمات اور تصوف کے طالب علموں کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

1۔ ایضاً، دفتر دوم مکتوب:۱۱۰

2 ۔ایضاً، دفتر سوم، مکتوب:۲۰۷